22885 - زندگی میں صدقہ کرنا افضل ہے

سوال

کیا انسان کے لیے اپنی زندگی میں صدقہ کرنا افضل ہے، یا کہ وہ وصیت کرے کہ اس کے مال سے وفات کے بعد صدقہ کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحت و تندرستی کی حالت میں کیا ہوا صدقہ افضل ترین صدقہ ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ زیادہ اجرو ثواب کا باعث ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم تندرستی اور مال کی حرص رکھتے ہوئےاور صحت کی حالت میں صدقہ کرو اور تمہیں فقر کا ڈر ہو اور مالداری کا طمع ہو، اور تم دیر نہ کرو حتی کہ جب جان حلق میں اٹك جائے تو کہنے لگو: اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1330) صحیح مسلم حدیث نمبر (1713)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

خطابی رحمہ اللہ کا قول ہے: حدیث کا معنی یہ ہے کہ: غالبا حرص صحت اور تندرستی کی حالت میں ہوتی ہے، لہذا جب وہ مال کی حرص رکھے اور صدقہ کرے تو اس کی نیت میں زیادہ صدق اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہو گا، بخلاف اس کے کہ جو شخص موت کے کنارے پہنچ چکا ہو اور زندگی سے مایوس ہوگیا اور دیکھا کہ اس کا مال دوسروں کو ملنے والا ہے تو اس وقت اس کا کیا ہوا صدقہ صحت کی حالت کی بنسبت ناقص ہے، اور حرص باقی رہنے کی امید اور فقر کا خوف ہے... صحت اور حرص کی حالت میں کیے ہوئے صدقے کی بنسبت وصیت میں اسے اتنا اجروثواب حاصل نہیں ہوگا.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور حدیث میں ہے کہ صحت اور زندگی کی حالت میں قرض کی ادائیگی اور صدقہ کرنا موت کے بعد اور بیماری میں کرنے سے افضل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" اور تو صحیح اور حریص ہو اور مالداری کی خواہش کرتے ہو" الخ

کیونکہ صحت اور تندرستی کی حالت میں مال نکالنا غالبا مشکل ہوتا ہے، کیونکہ اسے شیطان ڈراتا اور لمبی عمر کے امکان کو مزین کرتا ہے، اور اسے باور کراتا ہے کہ اسے مال کی ضرورت ہے.

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے . الآیۃ

اور یہ بھی ہے کہ بعض اوقات شیطان اس کے لیے وصیت میں ظلم کرنا، یا وصیت کر کے وصیت کو ختم کرنے کو مزین کر دیتا ہے، تو وہ صرف کمی اور قلیل کو ہی ترجیح دیتا ہے.

بعض سلف رحمہ اللہ تعالی نے اہل ثروت اور مالداروں کے بارہ میں کہا ہے کہ: یہ لوگ اپنے اموال میں اللہ تعالی کی دو بار نافرمانی کرتے ہیں: یہ مال جب زندگی میں ان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے تو اس میں بخل سے کام لیتے ہیں، اور موت کے بعد جب ان کے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے تو اس میں اسراف سے کام لیتے ہیں.

اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے حسن سند کے ساتھ اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا بیان کیا ہے کہ:

" جو اپنی موت کے وقت صدقہ اور (غلام) آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سیر ہو جانے کے بعد ہدیہ کردے "

اور یہ باب کی حدیث کے معنی طرف پلٹتا ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اس روایت کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے کہ:

" آدمی کا اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں ایك درہم صدقہ کرنا موت کے وقت سو درہم کرنے سے بہتر ہے" اھ

واللہ اعلم .